

کسی نیوز

یہاں سے فون پر گفتگو کے بعد ڈرمیہ کا ایران کو تیزی سے کارروائی کا انتہاء

واشنگٹن (جھوٹا) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ "وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ اگر ایک بار پھر دھمکی دی کہ اگر ایران کی قیادت نے حملہ کاروں کی نوایران کے پاس کچھ بھی باقی نہیں چھوڑے گا۔ ٹرمپ نے اپنے وٹس ایپ پیڈیا میں فادر فریڈ سولر پر لکھا کہ "میں اس وقت تیزی سے گئے کہ تیزی سے گزر رہا ہے، انہیں زارتحمت میں آتا چاہیے۔ وہ ان کے پاس بھی باقی نہیں رہے گا۔" (ترجمہ اے۔ اے۔ حداد)



ایڈیٹوریل بورڈ کے صدر فاروق یوسف نے کہا کہ انڈونیشیا کی حکومت کا غیر ملکیوں کو ممبرانہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ

کے لیے اپنی ماں کے
سہارے رحمتِ دو عالم
ﷺ کی بار
گامِ مقدس میں حاضر ہوئے
اور دیکھا کہ رسولِ عربی ﷺ پر خود غصہ گریہ طاری
تھا۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نبی
کرم کی محبت اور عشق میں اپنے جسم اور جان
کی سب تکلیفیں بھول گئے۔
آئیے! حضرت صدیق اکبرؓ کے آپ ﷺ سے
عشق و محبت کے ایک اور واقعے پر نظر ڈالتے
ہوئے ہم آپ ﷺ سے اپنے قلبی اعلیٰ اور ایمان
کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس
کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ آسمان پر ستارے جگمگا
رہتے تھے، اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ
نے ستاروں پر نظر ڈالتے ہوئے ہائی عالم ﷺ
سے عرض کیا کہ اے میرے سر کے تاجِ عرش!
کیا ان ستاروں کے مانند بھی کسی کی نیکیاں ہوں
گی؟ میرے دلِ پال آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا
کہ 'ہاں! اعراقِ فاطمی کی نیکیاں ان ستاروں کے
مانند ہیں۔' حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ اور
میرے والد (حضرت ابوبکر صدیقؓ) کی کس
قدر ہیں؟ تاہذا رانِ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

مگر۔
ابھی ابتدا تھی اور عشق کی
منازل تو طے کرنا باقی تھیں۔
پُراں بھرے ہوش ہی پڑے رہے، جب شام
ہوئی تو قدر سے ہوش آیا آپ کے والد کو بلاؤ خدا اور
آپ کے قبیلے لوگ آپ کے پاس کھڑے تھے۔
محبت کا عالم دیکھیے کہ ہوش آتے ہی آپ نے
استغفار کیا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں اور کس
حال میں ہیں؟ آپ کے قبیلے کے لوگ عشق پر برم
ہوئے اور آپ کو غلامت کی کہ جس کی وجہ سے یہ
ذلت و رسوائی تھیں اٹھانا پوری ہی مار پیٹ اور
تکلیف برداشت کرنا پڑی، ہوش آتے ہی آخر
پھر آجی کا حال پا چھتے ہو مگر یہ عشق سے ناشائستہ
لوگ نہیں جانتے تھے کہ جو سکون، راحت اور قرار
عشقِ مولیٰ علیہ السلام میں تکفیں برداشت کرنے
میں میسر ہے وہ بجلا بغیر عشق کے چھلولوں کی سیج پر
سونے سے بھی کہاں ملتا ہے۔
جب آپ کے قبیلے کے لوگوں نے دیکھا کہ آپ
رسولِ عربی علیہ السلام کی محبت سے بننے والے نہیں
ہیں۔

پیر مختار احمد جمال تونسوی

کہ دارالافتاء دہلی کے مولوی محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی نے حضرت صدیق اکبرؓ کا شبہ رسول عربی ﷺ کے عروج دنیا کی سب سے افضل ہستی اور انسان ہیں۔ آپؐ کی ہی وہ عظیم ہستی ہے کہ جس کے بارے میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری پرکسی اسحاق نہیں جس کا بدلہ تم نے دنیا ہو مگر جو کہ ان کا احسان جو ہمارے ذمے ہے، اس کا بدلہ خداوند تعالیٰ روزِ حشر دے گا۔

آپؐ کا سہ گرامی عبداللہ بن ابوقحافہ عثمان تھا اور نسبت ابوبکرؓ کی جب کہ ”صدیق“ اور ”یقینی“ آپؐ کے القاب ہیں۔ صدیق کے معنی ”چھپنے“ کے ہیں اور یقینی کے معنی حضور و کائنات نے جنہم کی آگ سے آزاد“ کے فرماے ہیں۔

حضرت حبیبہؓ پر عالمِ نبیؐ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپؐ سے عرض کیا کہ حضور! مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ میں لوگوں کو آپؐ کی رسالت کی اطلاع دوں اور آپؐ کو آپؐ سے فیضِ بابِ ہونے کی دعوت دیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”اے ابوبکر! زرا صبر سے کام لو، ابھی تم تعداد میں تھوڑے ہیں۔“ حضرت صدیق اکبرؓ..... آپؐ سے شرارت سے دور آپؐ پر غلبہ حال عاری تھا، آپؐ نے پھر اصرار کیا حتیٰ کہ رسولِ عربیؐ نے جواز دے دی۔ اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بنا بخوف و خطر ندگان خدا کو اللہ رب العزت و اس کے پیارے رسولِ عربیؐ کی طرف آنے کی دعوت دی۔ ”الہدایہ والنہایہ“ میں حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ ”حضور اقدسؐ کی بعثت کے بعد حضرت ابوبکرؓ پہلے خطیب ہیں کہ جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف بلایا۔“ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس عمل سے مشرکین مکہ کو آپؐ پر ٹوٹ پڑے۔ آپؐ کو سخت پیٹا اور دغا۔ متعین بن رہیہ نے آپؐ کے چہرے پر بے تحاشا چھڑ مارے۔ آپؐ قبیلہ بنو تمیم سے تھے، آپؐ کے پیچھے کے لوگوں کو بنو تمیم سے ہونے آئے اور آپؐ کو مشرکین مکہ سے چھڑا کر گھر لے آئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ بے ہوشی کے عالم میں تھے اور لوگوں کا خیال تھا کہ شاید آپؐ نہ زندہ ہو سکیں

امیر المومنین نے سوا دو برس میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کا قلع مفتح

کاروانِ عشقِ مصطفیٰؐ

آپؐ نے فرمایا کہ ”جبر“

میں نے اس کے لیے جو کچھ نہ دود۔ ماں آخر خام ہوئی ہے اور ماں کو اپنی اولاد سے کس حد تک محبت تھی، آپؐ اس کا اندازہ خود اولاد اُس وقت تک نہیں لگ سکتی کہ جب وہ اولاد خود صاحبِ اولاد نہ ہو جائے، آپؐ کی ماں کا دل بھر آیا اور رکھا تھا تیار کہ سامنے رکھ دیا اور کہا کہ کرینا! دن بھر کے بھوکے چکے چکے ہوں گے اب اگر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ ”ماں! اللہ کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گا اور نہ پانی کا ایک قطر کھائے گی یہاں تک کہ رسول عربی ﷺ بیویوں کا کہ جب تک میں رسول عربی ﷺ کی زیارت نہ کروں۔ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ بہن ام سلمہؓ آئیں اور بتایا کہ حضور اقدس ﷺ خیریت سے ہیں اور دار ارقم میں شریف رہا ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے زبوں سے چور تحفے اور طبیعت کافی نڈھال یعنی تم پر بھیجی انہی نے قراری کو دور کرنے

تیسرے والد کی نیکی، جسکو غار ثور والی ہے، وہ ان سب نیکیوں سے زیادہ ہے۔“ غارِ ثور والی نیکی کا واقع یوں ہے کہ ”حجرت کے موقع پر آقاؐ نے نماز ادا کرتے ہی تن میں دان غارِ ثور میں قیام فرمایا، غارِ ثور میں پہلے کنول داخل ہوا؟ اس پر ذرا غور فرمائیں کہ عموماً ہوتا یہ ہے ہم یہ تقاضا سے ادب کھاتے ہیں، پیئے ہیں، بیٹھے ہیں، کمرے میں داخل ہونے میں اپنے زرگوں اور بزروں کو آگے کرتے ہیں اور خدمتچیپر رجتے ہیں کیوں کہ ”ادب پہلا قربت ہے محبت کے قریبنوں میں“ میرا گیاں معاملہ منفرد اور مختلف ہے کہ یہاں حضرت صدیق اکبرؓ غار میں پہلے داخل ہوتے ہیں اس لیے کہ یہاں اگر کوئی موذی اور نقصان دینے والی چیز ہے تو وہ پہلے مجھ پر حملہ آور ہوا اور حضور پُر نورؐ کو کوئی ایذا نہ پہنچے۔ جب اندر داخل ہوئے، صفائی کی، دیکھا کہ اندر بہت زیادہ سوراخ ہیں۔ حضرت صدیقؓ نے ”اکبرؓ نے اپنی حاور مبارک حماز کرب سب سوراخ بند کر دیے،

ایک سوراخ رہ گیا تھا آپؐ نے ارادہ کیا کہ چلو اس کے اوپر میں اپنے پاؤں کی اڑی رکھ دوں گا، حضور اقدس ﷺ کو اندر لے آئے اور اُس سوراخ پر اپنی اڑی رکھ کر بیٹھ گئے اور حبیب خدا ﷺ صدیق اکبرؓ کو میں اپنا سر مبارک رکھ کر استراحت فرمانے لگے۔ جب سر کا یہ مدینہ ﷺ کی کالی کالی زلفوں کی بھیجی اور پیاری پیاری خوشبو عار کے اندر بھرنے لگی تو ایک سانپ (کہ جسے خرچہ کی یہاں ایک روز رسول عربی ﷺ شریف لائیں گے) آپ ﷺ کے رخ انور کی زیارت کی غرض سے صدویں سے انتظار میں بیٹھا تھا اُس عاتق زار سانپ کے مسام دماغ خوشبو سے معطر و مطمئن ہوئے اور اُسے محسوس ہوا کہ میری معراج کی گھڑیاں گئیں، وہ باری باری ہر سوراخ کی جانب بڑھتا ہے مگر ہر طرف راہیں مسدود ہیں، ایک جگہ نرم ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی اڑی رکھی تھی۔ پہلے تو سانپ نے اُس اڑی کو بوسہ دیا، صدیق اکبرؓ نے محسوس کیا کہ اندر کوئی ناخدا چیز ہے آپؐ نے اڑی مضبوط کر لی۔ سانپ نورانی چہرہ دیکھنے کے لیے تپ تپ اور بے قرار

یسا، مرتدین کا استحصال کیا، زکوٰۃ

لے سالارِ اعلیٰ

واللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جا

تھا اور حبیب رب کریم ﷺ کے دہار کو نہایتی تھا۔ سانپ نے اڑی کو پس لیا کہ کسی طرح یہ اڑی اپنی جگہ سے ہٹ جائے مگر اڑی نہیں ہٹی اُس نہر کا سردماغ تک پہنچا اور اڑی کی گرفت کمزور پڑ گئی اور اتنی سکت نہ رہی کہ اُس سوراخ پر جم سکے یا سر مبارک خود بخود دھچکے چھلک گیا اور شدت تکلیف کے باعث عاتق صادق حضرت صدیق اکبرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ ﷺ کے رخسار مبارک پر گر پڑے، نبی کی آنکھیں سوتی پنی گردل جا گائے یہ فوراً آنکھ کھل گئی تو پچھا صدیقؓ کیا اُنسو کیسے؟ آپؐ نے ساری بات آپ ﷺ کے گوش گزار کر دی، آپ ﷺ نے فوراً سانپ کے زخ پر اپنا نقاب دین لگا دیا اور باز کرناڑاں اُس کو بیاہ اور دھک لٹا کر مکہ آپ ﷺ کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں مگر رب قدوس نے بھی اپنے پیارے حبیب ﷺ کی حفاظت کا خوب انتظام کیا کہ ایک کوبتوری کو کھم صا دو کہ دو دو مال آنا اُستاد بنا لے اور

انٹے دے دے اور کڑی ہو کھم کو کہ وہ باپن
جالا دے، چنانچہ حضور ﷺ کی حفاظت
کے لیے حکمران کو فوراً آجلائے۔ کفار آئے اور
ہیکہ کہ یہاں تو جالا بنا ہوا ہے اور کڑی کرنے
انٹے دے رکھے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی آتا تو
جالا ٹوٹ جاتا اور کڑی اڑ جاتی۔ اسی وجہ
سے آپؐ کو ”یارخا“ کے عظیم اور منفرد لقب سے
یاد کیا جاتا ہے۔

صدقہ! مگر... محبت و اخلاص میں، ریا و قربانی
میں اور وجود و خاص میں اپنی مثال آپ تھے۔ جب
آپؐ شتریں کہہ کر عظام سے نکل آ کر ترک
طہن کے ارادے سے نکلے تو کہہ کر ایک رکھن
ابن الدغنے آپؐ کو روک دیا اور کہا کہ ”آپؐ جیسے
لوگ تو کسی بستی کی شان، ان اور دو رکھتے ہیں،
میں آپؐ کو ہرگز نہیں جانے دوں گا۔ آپؐ کو چیکر
اخلاقی کہہ دیا، میں، آپؐ ناداروں کے کام آتے
ہیں، رش و قربت کو جوڑتے ہیں، کروڑوں کا بوجھ
اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی آپؐ کا شیوہ ہے اور
آپؐ راقون میں مصیبت اٹھانے والے ہیں اور
دست گیری فرماتے ہیں۔“

آغا خان اسلام میں جو خوش قسمت لوگ دائرۃ اسلام

”یہنا! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کزور لوگوں کو آزاد کر رہے ہو۔ اگر تم یہ رقم مضبوط کرو جاؤں گی کی آزادی پر جھگڑے کر دو تو تمھارے لیے قوت اور بازوئے!“ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنے والدِ محترم کی خدمت میں عرض کیا کہ ”ایہا جان! میں خود اور اوجڑا ہوا ہوں جو میرے اللہ کریم کے ہاں ہے۔“

ایک دفعہ اللہ کے حبیب ﷺ نے راؤ خدا میں مال طلب کیا تو سرکارِ مدینہ، راجت قلب و مدینہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کے پوانے، دیوانہ وار اپنے اپنے گھر لوں کو دوڑے اور کسی نے اپنے مال کا چھوٹا حصہ، تو کسی نے آدھا مال لا کر بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کر دیا مگر مصدقِ نبیؐ کی ایثار قربانی کا عالم دیکھ کر گھر کا سامان ہی اٹھا لائے۔ جب رسول کریم ﷺ نے آپؐ سے پوچھا کہ ”اے ابو بکرؓ! گھر اور اہل و عیال کے لیے کیا چھوڑا ہے؟“ تو یہ قربان جائے آپؐ کے کب کشتی کرنے کے سن امداد سے، آپؐ نے عرض کیا کہ ”چھوڑے والوں کے لیے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑا ہوں۔“

ہے، وہی میرے نزدیک
سب سے (کمزور) ہے،
تاوقتے کہ میں اس سے (مظلوم کا) حق نہ
چھین لوں، ان شاء اللہ تعالیٰ! جو قوم ”جہاد
فی سبیل اللہ“ کو چھوڑ دیتے ہے، اللہ تعالیٰ
(سزا کے طور پر) اس پر ذلت و خواری مسلط
فرما دیتا ہے، اور جس قوم میں ہے حیوانی و
بدکاری کی و پھیل جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس
پر مصیبتیں نازل فرما دیتا ہے۔ اور (سنو)
جب تک میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی
اطاعت کے جادہ مستقیم پر قائم رہوں، تم
بھی میری اطاعت کرنا، اور اگر کبھی میں
(خدا خواست) اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول ﷺ کی اطاعت کا بھڑنہ توڑ کر
نا فرمانی کے راستے پر چل پڑوں تو پھر تم پر
میری اطاعت لازم کرنا نہیں ہوگی۔ اچھا
اب نماز (ابھارت) کے لیے اٹھ کھڑے
ہو، اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمت کا نزول

اسلام امت مسلمہ کی
ایمانی کمزوریوں کو بھانپتے ہوئے
سر جوڑ کر مختلف طریقوں سے سازشوں
کے جال بٹھتے رہتے ہیں اور مسلمانوں پر جب
پے حملے کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ اور تو
انسانیت کو امان دینے والی ہستی اور امت
شان، آن اور ایمان یعنی ہادی عالم، ر
رحمت ﷺ کی بے عیب شخصیت کی شان
گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
قریباً سو اودھیں سلوہ فرمادے اور اس قلیل
میں جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کیا، مرتد
اختصاص کیا، زکوٰۃ کے انکاری لوگوں کی سرکوبی
جمع و تہیب قرآن کا کام کیا اور دیگر ایسے
امور انجام دیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ فخریہ ہیں کہ ”میرے

والہد محترم کی عزالت کا آغاز یوں ہوا کہ 7 نے جمادی الثانی التوار کے روز نسل اس دن سردی بہت زیادہ تھی جواتر گنگی آپ کو بخار ہو گیا، آپ پندرہ روز علیل اور پھر آس بخار کے سبب اس دنیائے سے کوچ کر گئے۔

وفات سے پہلے وصال والے دن حضرت صمد اکبر نے حضرت سیدنا فاروقی اعظم کو تجتبیہ و تحفیر وصیت فرمانے کے بعد پوچھا کہ ”آج کون سا ہے۔“ جواب ملا کہ آج ”پیر“ (سوموار) ہے۔“ پھر دریافت کیا کہ ”حضور اقدس صمد وصال کی روز ہو یا تھا؟“ جواب ملا کہ ”پیر روز“۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”تو پھر میری تنہا ہے کہ میں بھی آج رات ہی اس عالم سے کوچ کر جاؤں۔“

رب کریم نے آپ کی یہ خواہش پوری کی اور آپ کی رات 22 جمادی الثانی 13 ہجری 13 ربیعہ اعلیٰ سے جا ملے۔ آخر میں آپ ایک فرمان مقدس پیش کرتے ہوئے مضمو اقتضا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ”جو تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔“ دعا رب بدوں ہم سب کو سچا مصطفیٰ صحابہ کرام اور اہل بیت کی سچی محبت سے سرفرمائے۔ اور امت مسلمہ کو اتفاق و اتحاد اور اپنے کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

ایسے شاندار امور سر انجام دیے

بو بکر صدیق

فرمائے۔“

(تاریخ اختلاف امام جلال الدین سیوطی علیہ حوالہ میرۃ البیہ)

اس خطبہء خلافت میں نظام خلافت کے قیام کی ضرورت، اطاعت امیر کا دائرہ کار، عوام کی ذمہ داریاں اور جہاد کی ترغیب و اہمیت اور دیگر امور کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جسے بلاشبہ اسلامی جمہوری اور فلاحی مکتب کا مثالی دستور و منشور قرار دیا جاسکتا ہے۔

کاش! کہ دنیا سے مسلم کے حکمران جو آج تمام تر وسائل سے مالا مال ہیں، بھی غلامی رشتہ دارین کا سطر و حکمرانی بناتے ہوئے اپنی زندگی کا ہر مرحلہ اپنے پروردگار عالم کی یاد اور عبادت میں گزارتے۔ تاکہ مسلمان عزت کے ساتھ سر اٹھا کر بیٹھیں۔ پھر ہمیں سے آج کے مسلم حکمران اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جموں آقاؤں اور خداؤں پر کمال یقین کیے بیٹھے ہیں اور انہی سے ”ٹو“ گنا اپنے لیے فخر کی بات سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دشمنان

اور ترتیب قرآن کا کام کیا اور دیگر

نا حضرت ا

ن میں لگ جاتا ہے

حضور سید عالم علیہ السلام اس دنیائے فانی سے پرورد
فرمانے کے بعد ۱۳ ربیع الاول کو مہاجرین و
انصار صحابہ نے باہمی اتفاق رائے سے حضرت
ابوبکر صدیق کو پہلا خلیفہ راشد منتخب کر لیا۔ آپ
نے مسجد نبوی میں تشریف لاء کر منبر رسول ﷺ پر
بیٹھ کر چند جملوں پر مشتمل ایک جامع خطبہ ارشاد
فرمایا:

”لوگو! میں تم پر حکم مقرر کیا گیا ہوں، حال
آں کہ میں تم کو لوگوں میں سب سے افضل
(ہونے کا دعوٰی) نہیں ہوں، اگر میں ٹھیک
ٹھیک کام کروں تو میری امانت کرو، ورنہ
اگر میں برائی کی جانب ہٹوں گا تو تم مجھے
سیدھا کر دو، سچائی امانت ہے اور جھوٹ
خیانت، تم میں سے جو (بہ ظاہر) خلیفہ
ہے، وہی حقیقت میں میرے نزدیک
طاقت ور ہے، واقعے کے میں اسے (خالص
سے) اس کا حق واپس نہ دلاؤ، ان شاء
اللہ تعالیٰ! اور تم میں جو سلام پر بلا طاقت ور

کے انکار می لوگوں کی سرکوبی کی، حج

دیوارِ فارسید

تا ہے، اللہ تعالیٰ خود اس کے کام

میں داخل ہوئے ان میں زیادہ تعداد غلاموں اور
لوٹنیوں کی تھی جو اسامہ قبول کرنے کی پاداش میں
اپنے کافر و مشرک آقاؤں کے ظلم و ستم میں بری
طرح گرجا کر رہے تھے، صدیق اکبرؓ نے اکثر غلاموں کو
خرید کر آزاد کر دیا، ان میں بالخصوص حضرت بلال
حبشیؓ، حضرت عامر بن فہرؓ، ہند، بنت نہدیہ
زہیرہ اور ام عیسیٰؓ وغیرہ شامل تھے۔ صدیق اکبرؓ
نے حضرت بلالؓ کو پیش گوئی کی کہ تیرا حق پر خرید کر
آزاد کیا تو کفار کو بڑی حیرت ہوئی اور سوچنے لگے
کہ شاید حضرت بلالؓ حبشیؓ کا صدیق اکبرؓ پر کوئی
احسان ہوگا۔ رب کریم عزوجل نے قرآن پاک
میں ارشاد فرمایا کہ ”وہ نہایت پرہیزگار ہے جو
بایزہ ہونے کی خاطر اپنا مال (راہِ خدا میں) دیتا
ہے، اس کی ہر کوئی احسان نہیں ہے جس کا بدلہ
اسے دیتا ہو، وہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر
ہو یا کم کرتا ہے اور وہ ضرور اس سے خوش ہو
گا۔“ (سورۃ البیٰل 18-21)

ابک بر صدیق اکبرؓ کے والد نے آپؐ سے کہا کہ

یہاں مرتدین کا استحصال کیا، زکوٰۃ کے سال را علیؑ کے سال را علیؑ کے کاموں میں لگ جا تھا اور حبیب رب کریم ﷺ کا دیار تو کرنا ہی تھا۔ ساپ نے ایڑی کو ڈس لی کہ کسی طرح یہ ایڑی اپنی جگہ سے ہٹ جائے مگر ایڑی نہیں ہٹی اُس زہر کا اثر دماغ تک پہنچا اور ایڑی کی گرفت غمزدہ ہو گئی اور اتنی سخت ذرہ کی کراس سوراخ پر جم گئے پانچ مہارک خود بخود پیچھے اٹھ گیا اور شدت تکلیف کے باعث عاشق صادق حضرت صدیق اکبرؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ ﷺ کے رخسار مہارک پر گر پڑے، نبی کی آنکھیں سوتی ہوئی گردل جا گئیں یہ فوراً آنکھ کھل گئی، پوچھا صدیق! یہ ایڑی تو کیسے؟ آپ نے ساری بات آپ ﷺ کے گوش گزار کر دی، آپ ﷺ نے فوراً ساپ کے دُش پر اپنا عذاب دین لگا دیا اور زہر کا اثر نزل ہو گیا۔ اور دھڑکنا رکھ آپ ﷺ کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں مگر رب قدوس نے بھی اپنے پیارے حبیب ﷺ کی حفاظت کا خوب انتظام کیا کہ ایک کبوتر کی کو حکم صادر ہوا کہ وہ وہاں اپنا آشیانہ بنائے اور

برس میں جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع

عشقِ مصطفیٰ

آپؐ نے فرمایا کہ ”

اور جاتے
جب تک
ت سے باز
اور کھانے
ہوئی ہے اور
ہوئی اس کا
کہ جب وہ
پنگی مال کا
دھو دیا اور کہا
مگر حضرت
میں اس
یک کھونٹ
نے کی
مری کی بہن
خیریت
حضرت
بیعت کافی
دور کرنے

تیرے والد ایک الکی نیکی، جو غار ثور والی ہے، وہ،
ان سب نیکیوں سے زیادہ ہے۔“ غار ثور والی
نیکی کا واقعہ یوں ہے کہ ”ہجرت کے موقع پر
آتاے نامدار ﷺ نے تین دن کا غار ثور میں قیام
فرمایا، غار ثور میں پہلے کون داخل ہوا؟ اس پر ذرا
غور فرمائیں کہ عموماً ہوتا یہ ہے ہم یہ تقاضا
ادب کھانے میں، پینے میں، بیٹھنے میں، کمرے
میں داخل ہونے میں اپنے بزرگوں اور بڑوں کو
آگے کرتے ہیں اور خود پیچھے رہتے ہیں کیوں کہ
”ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں“
مگر یہاں معاملہ مفرد اور مختلف ہے کہ یہاں
حضرت صدیق اکبرؓ غار میں پہلے داخل ہوتے
ہیں اس لیے کہ یہاں اگر کوئی موزی اور نقصان
دینے والی چیز ہے تو وہ پہلے مجھ پر حملہ آور ہواور
حضور پر نور ﷺ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ جب اندر
داخل ہوئے، صفائی کی، دیکھا کہ اندر بہت
زیادہ سوراخ ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنی
جادو مہارک بھائڑ کر سب سوراخ بند کر دیے،

امیر المومنین نے سواد و برس میں
عشق کا روانہ کیا

ہے بنی اور میں نے فی حضور سورہہ غافات

جہنم کی آگ سے آزاد“ کے فرمائے ہیں۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ حضور! مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ میں لوگوں کو آپ ﷺ کی رسالت کی اطلاع دوں اور آپ ﷺ سے فیض باب ہونے کی دعوت دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اے ابوبکر! یہ دعوت ازراہ صبر سے کام لو، ابھی تم تعداد میں تھوڑے ہو“۔ حضرت صدیق اکبرؓ..... آپ ﷺ کی محبت سے سرشار تھے اور آپ ﷺ پر غلبہ حال تھا، ماری آپ ﷺ نے پھر اصرار کیا حتیٰ کہ رسولِ عربی ﷺ نے اجازت دے دی۔ اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بنی ناخوف و نظرمندگان خدا کو اللہ رب العزت و اس کے پیارے رسولِ عربی ﷺ کی طرف آنے کی دعوت دی۔ ”الہدایہ و التالیہ“ میں حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ ”حضور اقدس ﷺ کی بعثت کے بعد حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ ہیں کہ حضور ﷺ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بابایا۔“

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس عمل سے شریکین مکہ کو آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑے آپ کو سخت عیباً اور رونا دھنا وغیرہ میں ریجے نہ آپ کے چہرے پر بے تحاشا غیظ کے اظہار ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اے ابوبکر! یہ تمہارے لیے عیب نہیں ہے، تمہارے لیے عیب یہ ہے کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جو کچھ تمہاری طبیعت کے لوگوں کو تجھ پر ہوئی وہ وہ دوسرے ہونے آئے اور آپ ﷺ کو شریکین مکہ سے جھڑکا رکھا۔ اے۔“

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بے ہوشی کے عالم میں تھے وہ لوگوں کا خیال تھا کہ شاید آپ ﷺ جاہل نہ ہو سکیں

یہ ہے۔ اور اگرچہ اس نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا، مگر وہ اپنے نبی کی دعوت پر شرفِ اسلام ہوئے۔ آپ ﷺ کی زندگی کے دن پیشانی نبی مبارک کروصلانِ نبوی ﷺ کے ہر شخص کے احسان کا بدلہ چاہو، اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی عطا فرمائے گا۔ آپ ﷺ کا رُوح ان میں جنیں مسلسل چارلس تک شرفِ امتِ محمدیہ ہوا۔ اور انہم تمام نے اپنی فاقہ آواز جاری کر دی۔ حضرت عطاء الرحمن اور ابو قتیبہؓ نے آپ ﷺ کے پہلے نام عبدالمکعب کی تہذیب عبد اللہ کے ساتھ حضرت عیسیٰ اور عیسیٰ کے اقتدار دربار رسالت سے نصیب ہوئے۔ آپ ﷺ وصالِ نبوی ﷺ کے امتحان میں ثابت رہے ہوئے تو زائد اعلیٰ راست کو انور ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ابراہیم علیہ السلام اور

اسلام وہ حقیقت ہے کہ مفسرین کی جسے انکار کے باوجود کلی طور پر چٹا نہیں کیا، اسلام، اسلام چوں کہ دینِ فطرت ہے اور تمام فطری تقاضوں کو بہترین طریقے سے پورا فرماتا ہے اس لیے دنیاوی کامیابیوں کے پیچھے بھی ”حقیقت“ ہے، آواز بلند ہے ثابت کرتی نظر ثانی ہے کہ انسان اسلام کے وضع کردہ اصولوں کے بغیر حقیقی دنیا کی منازل بھی طے نہیں کر سکتا۔ جب اس کے ظاہری پہلو سے بڑھ کر مٹھنی پہلو پر توجہ مبذول ہو تو جھوٹ جاتی ہے کہ یہ عقیم اور اصول کروادہ دین ہے جو بشر کو بندہ بناتا ہے اور بندہ کو تراش کر بندگی کی لہدوں سے آتشا کرتا ہے۔ جو بیانی الہی پر شہادتیں کہیں کھینچ جاتی ہے کہ کائناتوں ہے، مخلوق کی کیا حیثیت ہے؟ یہاں کہ جلت کیا ہے اور امتحان کیا ہے؟ زندگی کیا ہے؟ اور موت کیا ہے؟ مردود کیا ہے اور حقیر کیا ہے؟

بعدی حضورِ اکرم ﷺ تیار ہوئے اور مرض بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ مسجد نبوی میں تشریف لانے سے منع فرما دیے گئے۔ حکم ہوا کہ ابوبکرؓ نامت کی خدمت انجام دیں۔

خلافت کی ذمہ داری:

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد سیدنا ابوبکر صدیقؓ مسلمانوں کے خلیفہ اول قرار پائے۔ آپ نے اپنے بعد خلافت میں عظیم الشان کارنامے سرانجام دیے۔ سواد سال تک خلافت کے عظیم منصب پر فائز رہے۔

ازواجِ والاؤں:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں، جن بیویوں سے اولاد ہوئی، ان کا نام کم ہیں۔ تھیلہ: ان سے حضرت عبداللہؓ اور حفصہؓ (رضی اللہ عنہما) پیدا ہوئے۔ ام کلثومؓ (رضی اللہ عنہا) بھی ان سے تھیلہ کے ساتھ ہی پیدا ہوئیں۔

ایک راسخوں کا سلسلہ چلے لگا۔ کئی زندگی کے اوائل میں لوگوں نے دعوت اسلام کو قبول کیا، ان میں کئی تفسیر دعوای غلاموں اور لونڈیوں کی تھی جو اپنے مشرک آقاؤں کے دستِ ظلم و ستم کا شکار تھے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنے زمانے میں لوگوں کو ان کے مالوں سے خرید کر آزاد کیا۔ حضرت بلال حبشیؓ، حضرت عامر بن نفیعہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت لینہؓ، حضرت زینہؓ، حضرت نہیدہؓ، حضرت ام حبیبہؓ وغیرہ دینی لوگوں میں شامل تھے۔ ایک مرتبہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکرؓ کے مال نے مجھ کو جو نعمت پہنچایا، کسی اور کے مال نے اتنا نہیں پہنچایا۔“ (جامع ترمذی)

امارت حج اور بیتہ الدواع:

سنہ ۹ھ میں رسول اکرم ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ

عمرانؑ نے
مصران میں جرائل ائین سے پوچھا: "یہی قوم
میں اس واقعہ کی تصدیق کون کرے گا؟" انھوں
نے جواب دیا: "ابوکرؓ آپ کی تصدیق کریں گے،
وہ صدیق ہیں۔" (طبقات ابن سعد، تذکرہ
ابوکرؓ)
آپؐ کا دوسرا لقب "مقیق" تھا۔ ایک مرتبہ
آں حضرت ﷺ نے آپؐ کو یوسفؑ کا فرمایا:
"انتم عتیق اللہ من النار ثم اللہ کی طرف سے
دوزخ سے آزاد ہو۔" (ترمذی، جلد ۱) اسی وقت
آپؐ کا لقب "مقیق" پڑ گیا۔
ذریعہ معاش:
سیدنا صدیقؓ کی عمر کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ آپ
قبل از اسلام بڑے پیمانے پر کپڑے کی تجارت
کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں شام اور یمن کے

کیسے اس شخص کو اپنے دلچسپ اور دلکش چہرے پر اس کی
 کیفیت طاری ہو گئی۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے
 فرمایا: ”اے اُحد! بظہر، یہ کیوں کرتے ہو اور ایک
 نبی، ایک صديق اور دو شہید تو ہیں۔“ اس
 حدیث میں بھی نبی، صديق اور شہید میں ترتیب
 وہی ہے، جو قرآن مجید میں ہے۔ اس سے صاف
 معلوم ہوتا ہے کہ نبی کے بعد جو مرتبہ ہے، وہ
 صديق کا ہی ہے اور درمیان میں کوئی اور مقام
 حائل نہیں ہے۔

نام و نسب، خاندان اور ولادت:

آپ کا نام عبدالکئیت ابوبکر اور لقب متین و
 صديق تھا۔ والد کا نام ثامن اور کنیت ابوقحافہ تھی۔
 والدہ ماجدہ کا نام سلمیٰ اور کنیت اُمّ الخیر تھی۔
 (طبقات ابن سعد) حضرت ابوبکرؓ پریش کی ایک
 شاخ تہم سے تعلق رکھتے تھے۔ والد کی طرف سے

حافظہ ماجد اہل حق

بلیغی اَوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ وہ خوش نصیب
 بھائی ہیں جنھیں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا
 قرب حاصل ہوا۔ آپؓ عقل و فہم، اصابت رائے
 و حلم و بردباری میں مشہور تھے۔ علم الانساب
 والاخبار کے ماہر تھے۔ آپؓ اسلام سے پہلے
 ہی پستی سے سخت نفرت تھے۔ شراب نوشی کو بُرا
 سمجھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا
 ہیں: ”ابوبکرؓ نے عبد جاہلیت میں بھی شراب اپنے
 ہجرام کر رکھی تھی۔“ (تاریخ الخلفاء: علامہ جلال
 لدین سیوطی) حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر
 صدیقؓ دونوں کے دوستانہ تعلقات دینے لگے۔
 اسلام کے بعد یہ تعلق مزید گہرا ہوتا چلا گیا۔
 چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا ہیں: ”میرے
 کوئی اور ایسا نہیں ملتا کہ رجب کے آل حضرت ﷺ

شاد ہے ہم نے ہر شخص کے احسان کا بدلہ چکا دیا

حضرت ابو
نبی کریم ﷺ کا

اسما: ان سے محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے۔ حبیبہ بنت
خارجہ: ان سے آپؐ کی سب سے چھوٹی بیٹی ام
کلثومؓ پیدا ہوئیں۔
دارقنسے داربقا کی طرف:

حضرت ابو بکر صدیقؓ 22 ہمدادی الثانی 13 ہجری کو

ج میں جبرائیل امین سے پوچھا:
 ”ن کریں گے، وہ صدیق ہیں۔“

یوں ہے کہ آں حضرت ﷺ نے شبِ معراج میں انہی باتوں کی تصدیق فرمائی۔

یہ لقب پڑنے کی وجہ یوں ہے۔
مصدق کون کرے گا؟“ انھوں نے

خليفة رسول عليہ السلام
آپ کا ایک لقب ”صدیق“
”میری قوم میں اس واقعہ کی

قلیل دور خلافت میں مضبوط بنیاد رکھ کر شروع کر دیا۔ آپؐ مدونِ قرآن، ابتداءِ تفسیر، عِراقِ منکرن، زکوٰۃ کا سہ باب نیز اسنادِ وقتہ واردتہ سبھی سمجھ ہوئے۔

آپؐ کے دوصال مبارک کے مہینے میں کھلے ہوئے سوچ، باموں کاج ہمسر حال کہ چلے ہیں کرجن لوگوں کی زندگیاں حصول کے لیے ساز و آواز میں گذر گئی وہ وقت کسی مگر گراوئے گئے اور ان کی پیدائش و موت دن میں خوب یاد رہتے ہیں مگر وہ ہمتیاں کی زندگیاں نشان منزل میں ان کی یاد رہی فراموش کیے بیٹھے ہیں۔

☆-

حیات الہی کیا ہے؟
اللہ پاک نے انبیاء و رسل علیہم السلام کو مخلوق کی
ترتیب کا فرشتہ بنوینا اور ان کو عظیم معیتوں میں جمع
رسول اللہ ﷺ کو امام الانبیاء بیعت فرمایا۔ اگر کسی
بشریت کو وہ حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ایک
جماعت انبیاء و رسل علیہم السلام کی اور دوسری
غیر انبیاء کی ہوگی۔ امت محمدیہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ
کریم نے بہ شرف مخلوقوں میں سے ایک ایسی
منفرد عظمت عطا فرمائی ہے کہ جس کا ذکر بھی کلام
ذاتی میں فرمایا کرنا بشریت میں دوہرہاں ایسی
ہیں جنہیں معیت ذاتی فیصلی ہوئی۔
تمام انبیاء کو ہمیشہ معیت نصب رہتی ہے لیکن وہ
معیت صفاتی ہوتی ہے۔ اہل اللہ کو جو جمعیت

وہیت کے مطابق رات ہی کے وقت تجویز و تفسیر ہوئی۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ حضرت عبدالرحمنؓ نے اپنی بکری اور حضرت عمر فاروقؓ نے قبر میں اتارا اور اس طرح رسول اکرم ﷺ کا ریش زندگیاں آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہو کر دائمی رفاقت کے لیے جنت میں پہنچ گیا۔

کوئی پیدائش ہوگا ایسا انسان روزِ محشر تک سبھی اس کے مقلد ہیں عثمانؓ، جید ریش ہماری آنکھ سے پردہ ہٹے گا شامی کا ہمیں جانا پڑے گا ایک بد مدینہ اکبر ریش

-☆-

کی کہ مٹنی کے نظیر! اجتماع میں اعلان کر دین
کہ اس سال کے بعد کوئی شرک جی نہ کرے اور نہ
کوئی بڑ بڑھتے نہ خاندان کو یہ کا طواف کرے۔
سنو اھ سن رسول اللہ ﷺ جیہہ الدواع کے لیے
تقریف لے گئے۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے تمہر کا ب
تھے۔ اس سنہ سے واپس آنے کے بعد آپ ﷺ
نے ایک مٹصل خبر اشرف فرمایا:
”خدا نے ایک بندہ کو دنیا اور عقبی کے
درمیان اختیار دیا تھا لیکن اس نے عقبی کو
دنیا پر ترجیح دی۔“
سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے یہ سن کر رونے لگے۔ لوگوں کو
خست قہج ہوا کہ یہ روئے کا کون سا مٹو تھا۔
درحقیقت حضرت ابو بکر صدیقؓ مجھے تھے جسے کہ بندہ

کیا جس کا تہ کوڑا صابہ اور اسد اغا میں ہے۔
آپ کی دعوت پر اسلام قبول کرنے والے نام ور
صحابہؓ
حضرت ابوہریرہؓ نے قبول اسلام کے ساتھ ہی
دعوت اسلام کو پھیلانا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ
آپ کی دعوت پر حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت
زبیر بن العوامؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ،
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ،
حضرت عتبان بن مقلونؓ، حضرت ابوعبیدہؓ،
حضرت ابوبکرؓ، حضرت خالد بن سعید بن الحارثؓ
جیسے اختراے تاباں آسمان اسلام کی زینت
بنے۔
کفار کی ایذا رسائیاں اور کردارِ بصدیقؐ:

عبداللہ بن عثمانؓ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تميم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کاندہ۔
والدہ کی طرف سے نسب نامہ یہ ہے: سلمۃ بنت صحر، بن عمرو بن کعب۔ (دیکھئے اگنی تریر طبری، جلد ۲)
ولادت و سعادت:
حضرت ابوہریرہؓ کی ولادت عام الفیل کے اٹھارہ برس بعد ہوئی۔ آپؓ کی کریم ﷺ سے کم و بیش تین برس چھوٹے تھے۔ اس لحاظ سے ۵۷۱ھ
آپؓ کا سنہ ولادت بنتا ہے۔
صدیق مطلق لقب کیسے پڑا؟
آپؓ کا ایک لقب ”صدیق“ تھا۔ یہ لقب پڑنے

فارسی مطبوعہ (مطبع مجلی: جلد ۱):
 اقامہ صدیقیت قرآن وحدیث کی زبانی:
 اقامہ صدیقین اکبرؑ جانے کے لیے یہ آیت ہی کافی
 ہے:
 ”اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی
 اطاعت کرتے ہیں، وہ دنیاوی، صدیقیوں
 اور شہداء و صالحین جن پر اللہ نے انعام کیا
 ہے، ان کے ساتھ ہوں گے اور کیا خوب
 ہوں گے یہ سب لوگ ایک دوسرے کے
 رفیق اور ساتھی“ (سورۃ النساء، آیت
 نمبر ۶۹)
 فارسی شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت
 ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے

